06

حضرت نوح علیہ السلام کے حالات

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔٦

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان (کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔ فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔ اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاءؑ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔ جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔ ۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔ ۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ۔ ۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ ہانی رضا۔ محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بن متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفیق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَ نَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَيَعۡقُوۡبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ ﴿٧٢﴾ وَ جَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ
الۡخَيۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوۡطًا اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا وَّ
نَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فٰسِقِيۡنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدۡخَلۡنٰهُ فِىۡ
رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوۡحًا اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ
مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ
فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ اِذۡ يَحۡكُمٰنِ فِى الۡحَرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِيۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِيۡنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَيۡمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيۡنَا حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ۫ وَّسَخَّرۡنَا مَعَ
دَاوٗدَ الۡجِبَالَ يُسَبِّحۡنَ وَالطَّيۡرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيۡنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمۡنٰهُ صَنۡعَةَ لَبُوۡسٍ لَّكُمۡ لِتُحۡصِنَكُمۡ
مِّنۡۢ بَاۡسِكُمۡ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ شٰكِرُوۡنَ ﴿٨٠﴾ وَلِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ عَاصِفَةً تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖۤ اِلَى الۡاَرۡضِ
الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىۡءٍ عٰلِمِيۡنَ ﴿٨١﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيۡنِ مَنۡ يَّغُوۡصُوۡنَ لَهٗ وَيَعۡمَلُوۡنَ
عَمَلًا دُوۡنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمۡ حٰفِظِيۡنَ ﴿٨٢﴾ وَاَيُّوۡبَ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ
الرّٰحِمِيۡنَ ﴿٨٣﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَكَشَفۡنَا مَا بِهٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّاٰتَيۡنٰهُ اَهۡلَهٗ وَمِثۡلَهُمۡ مَّعَهُمۡ رَحۡمَةً مِّنۡ
عِنۡدِنَا وَذِكۡرٰى لِلۡعٰبِدِيۡنَ ﴿٨٤﴾ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِدۡرِيۡسَ وَذَا الۡكِفۡلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدۡخَلۡنٰهُمۡ فِىۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ
نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ۖ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿٨٧﴾
فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرۡنِىۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ ﴿٨٩﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبۡنَا لَهٗ يَحۡيٰى وَاَصۡلَحۡنَا لَهٗ
زَوۡجَهٗ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا يُسٰرِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ وَيَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوۡا لَنَا خٰشِعِيۡنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِىۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِيۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَجَعَلۡنٰهَا وَابۡنَهَاۤ اٰيَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کردیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت و نبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کردیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کردیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکرگزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کردی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کردیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات

نوحؑ کے کئی نام منقول ہیں ان کو سکن، عبد الملک، عبد الاعلیٰ، عبد الغفار بھی کہا جاتا تھا۔ نوحؑ بہت شکر کرنے والے تھے اسی لئے آنحضرتؐ کا نام عبد الشکور ہو گیا تھا کیونکہ ہر صبح و شام دعا پڑھتے تھے اور اُن کو نوحؑ اس لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے نو سو پچاس سال تک اپنی قوم پر نوحہ و گریہ کیا۔ نوحؑ لامک کے بیٹے تھے اور لامک متوشلخ کے اور متوشلخ اخنوعؑ کے فرزند تھے جن کو ادریسؑ بھی کہتے ہیں۔ نوحؑ کو پیغمبری کے ساتھ اس لئے گرامی کیا کہ وُہ خدا کی عبادت بہت کیا کرتے تھے اور عبادت کے لئے مخلوق سے علیٰحدہ ہو کر گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ حضرت آدمؑ نے بھی اپنے بیٹوں کو نوحؑ کے بارے میں بتایا اور اپنے بیٹے شیثؑ (ہبتہ اللہ) سے کہا کہ حق تعالیٰ ایک پیغمبر بھیجے گا جو لوگوں کو خدا کی طرف بُلائے گا۔ لوگ اس کی تکذیب کریں گے تو خدا اُس کی قوم کو طوفان کے ذریعہ سے ہلاک کرے گا۔ جب نوحؑ نے اپنی قوم کو دعوت دی تو حضرت شیثؑ کی اولاد نے اپنے علم سے جو ان کو وراثۃً ملا تھا جانچ کر نوحؑ کی تصدیق کی مگر قابیل کے فرزندوں نے ان کی تکذیب کی اور کہنے لگے کہ جو کچھ تم اپنے پدران گزشتہ کے بارے میں کہتے ہو ہم نے سُنا۔ کیا ہم بھی تم پر ایمان لائیں حالانکہ ہم سے ذیل ترین لوگوں نے تمہاری پیروی کی ہے۔ اس سے اُن کی مراد حضرت شیثؑ کے فرزند تھے۔ آدمؑ اور نوحؑ کے درمیان دس پُشتوں کا فاصلہ تھا جو سب پیغمبران خدا تھے۔ آدمؑ نے شیثؑ (ہبتہ اللہ) سے نوحؑ کے بارے میں وصیت کی کہ تم میں سے جو ان سے مُلاقات کرے تو ان پر ایمان لانا اور ان کی پیروی کرنا، تاکہ طوفان سے نجات پاؤ۔ نوحؑ زمین پر تشریف لائے تو اُسی جگہ جہاں تشریف لائے تھے ایک قریہ کی بُنیاد ڈالی اور اس کا

ترجمہ، اور ہم نے ان کو اسحاق اور یعقوب بخشے۔ (اور) سب کو ہدایت دی۔ اور پہلے نوح کو بھی ہدایت دی تھی اور ان کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی۔ اور ہم نیک لوگوں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں (۸۴) سورۃ الأنعام

نام قریتہ الثمانین رکھا۔ نوحؑ اور اُن کی قوم شہر کوفہ کے غربی جانب فرات کے کنارے ایک شہر کے رہنے والے تھے۔ نوحؑ ایک مرد نجّار تھے اور اُن کو اللہ نے برگزیدہ کیا اور پیغمبر قرار دیا۔ روایت کے مطابق نوحؑ کا رنگ قدرے گندمی تھا، چہرہ پتلا، آنکھیں بڑی، داڑھی گھنی اور مزاج میں غصّہ زیادہ تھا۔ بلند قامت تنومند انسان تھے اور اُن کا قد اُن کے زمانے کے لوگوں کے ہاتھوں سے تین سو ساٹھ ہاتھ تھا۔ اُن کا لباس اُون کا ہوتا تھا اور اُن سے قبل حضرت ادریسؑ کا لباس پوست آہو کا ہوتا تھا۔ نوحؑ پہاڑوں میں زندگی بسر کرتے تھے۔ آپؑ کی غذا زمین کی گھاس تھی۔ جب آپؑ کی عمر چار سو ساٹھ برس کی ہوئی تو جبرئیلؑ آپؑ پاس آئے اور پُوچھا کہ آپؑ نے خلق سے کنارہ کشی کیوں اختیار کی ہوئی ہے؟ آپؑ نے جواب دیا کہ میری قوم خدا کو نہیں پہچانتی اس وجہ سے اُن سے علیٰحدگی اختیار کی ہوئی ہے۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ ان سے جہاد کیجئے۔ آپؑ نے کہا میں ان سے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتا اگر وُہ لوگ یہ سمجھ لیں کہ میں اُن کے دین پر نہیں ہُوں تو یقیناً مجھ کو مار ڈالیں گے۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ اگر آپؑ کو طاقت ہو جائے تو کیا اُن سے جہاد کیجئے گا؟ فرمایا نہایت شوق سے کاش مجھ کو یہ قوت ہوتی۔ پھر آپؑ نے پُوچھا کہ تم کون ہو؟ جبرئیلؑ نے ایک نعرہ لگایا جس سے نزدیک تھا کہ تمام پہاڑ ٹکڑے ہو جائیں اور اُن کے جواب میں ملائکہ اور تمام زمین کے اجزا نے کہا "لبیّک لبیّک اے خدا کے فرستادہ"۔ بس اُس وقت نوحؑ پر سخت دہشت طاری ہُوئی۔ جبرئیل نے کہا میں وُہ ہوں کہ آپؑ کے دو (۲) پدر آدمؑ اور ادریسؑ کے ساتھ رہتا تھا۔ خدائے غفار نے آپؑ کو سلام کہا ہے اور میں آپؑ کے لئے خوشخبریاں اور خلعت رسالت

ترجمہ، ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے (ان سے کہا) اے میری برادری کے لوگو خدا کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ مجھے تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا (بہت ہی) ڈر ہے ﴿۵۹﴾ تو جو ان کی قوم میں سردار تھے وہ کہنے لگے کہ ہم تمہیں صریح گمراہی میں (مبتلا) دیکھتے ہیں ﴿۶۰﴾ انہوں نے کہا اے قوم مجھ میں کسی طرح کی گمراہی نہیں ہے بلکہ میں پروردگار عالم کا پیغمبر ہوں ﴿۶۱﴾ تمہیں اپنے پروردگار کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور مجھ کو خدا کی طرف سے ایسی باتیں معلوم ہیں جن (بقیہ اگلے صفحے پر)

و پیغمبری لایا ہوں، لیجئے یہ ہے لباس شکیبائی اور جائمہ یقین دیاری۔ خدا آپؑ کو حکم دیتا ہے کہ ادریسؑ کے بیٹے حمران کی دختر عمورہ کو اپنے ساتھ تزویج کیجئے کیونکہ سب سے پہلے وہی آپؑ پر ایمان لائے گی۔ اس کے بعد نوحؑ عاشورے کے روز اپنی قوم کی جانب گئے۔ آپؑ کی قوم کے سردار ستر ہزار اشخاص تھے۔ وُہ اُن کی عید کا دن تھا اور سب اپنے بتوں کے پاس حاضر تھے۔ نوحؑ اُن کے پاس آئے اور فرمایا "لا الہ الااللہ" یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور آدمؑ خدا کے برگزیدہ اور ادریسؑ اُس کے بلند کئے ہُوئے ہیں۔ پھر انہوں نے آنے والے پیغمبروں کی خبر دی اور کہا کہ ابراہیمؑ اُس کے خلیل اور موسیٰؑ کلیم خدا ہیں، عیسیٰؑ مسیح رُوح القدس کے ذریعہ سے خلق ہوں گے اور محمدؐ مصطفٰے خدا کے آخری پیغمبر ہیں اور تم لوگوں پر میرے گواہ ہیں کہ میں نے خدا کی رسالت کی تبلیغ کی۔ یہ سُن کر بُتوں کو لرزہ ہُوا، آتشکدے خاموش ہو گئے اور سب کے سب خائف ہُوئے۔ اُس وقت اُن کے سرداروں اور جابر لوگوں نے پُوچھا کہ یہ کون ہے؟ نوحؑ نے کہا میں خدا کا بندہ اور اُس کے بندے کا فرزند ہُوں۔ اُس نے مجھ کو تمہاری طرف اپنا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ یہ کہہ کر آپؑ پر گریہ طاری ہُوا، پھر فرمایا کہ میں تم کو عذاب خدا سے ڈراتا ہوں۔ جب عمورہ نے نوحؑ کا کلام سُنا تو فوراً ایمان لائی۔ اُس کے باپ نے اُس پر عتاب کیا اور کہا کہ نوحؑ کے ایک مرتبہ کے کلام نے تجھ پر ایسا اثر کیا۔ میں ڈرتا ہوں کہ بادشاہ کو تیرے ایمان لانے کی خبر ہو گئی تو وُہ تجھ کو مار ڈالے گا۔ عمورہ نے کہا بابا آپ کی عقل اور علم و فضل کہاں ہے؟ نوحؑ ایک تنہا اور کمزور انسان ہیں اور خدا کی جانب سے مامور ہُوئے بغیر ایسی آواز آپ لوگوں کے سامنے کیوں کر بلند کر سکتے ہیں جو آپ لوگوں کو اس قدر ہراساں کر دے۔ اس کے باپ پر کوئی اثر نہ

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، سے تم بے خبر ہو ﴿۶۲﴾ کیا تم کو اس بات سے تعجب ہوا ہے کہ تم میں سے ایک شخص کے ہاتھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آئی تاکہ وہ تم کو ڈرائے اور تاکہ تم پرہیزگار بنو اور تاکہ تم پر رحم کیا جائے ﴿۶۳﴾ مگر ان لوگوں نے ان کی تکذیب کی۔ تو ہم نے نوح کو اور جو ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے ان کو تو بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا انہیں غرق کر دیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ اندھے لوگ تھے ﴿۶۴﴾ الأعراف

ہُوا۔اس نے عمورہ کوایک سال کے لئے قید کر دیااور کھانا بند کر دیا۔ تمام سال اُس کے اضطراب کی کیفیت لوگ سُنتے رہے۔ایک سال کے بعد جب کہ قید خانہ سے اس کو نکالا تو لوگوں نے اُس میں نور عظیم مشاہدہ کیااور اُس کی حالت پہلے سے بہتر پائی۔ سب کو تعجّب ہُوا کہ وُہ بغیر آب وغذا کے تمام سال زندہ کیسے رہی۔ اُس سے دریافت کیا تو اُس نے بیان کیا کہ میں نے پروردگار نوحؑ سے فریاد کی، لٰہذا نوحؑ باعجاز میرے واسطے کھانالاتے تھے۔ پھر نوحؑ نے اُس سے نکاح کیااور سام پیدا ہُوئے۔ نوحؑ کی دو(۲) بیویاں تھیں جن میں ایک کافرہ جس کا نام رابعہ تھااور وُہ طوفان میں ہلاک ہوئی۔ دُوسری باایمان تھی جو آپؑ کے ساتھ کشتی میں تھیں۔ بعض راویوں نے بیان کیاہے کہ مومنہ بیوی کا نام ہیکل تھا۔ حضرت نوحؑ کی عمر کے بارے میں جو روایت ملتی ہے کہ اُن کی عمر دوہزار پانچ سو سال تھی، آٹھ سو پچاس سال مبعوث ہونے سے قبل، نو سو پچاس سال قوم کی ہدایت کا زمانہ، دو سو سال کشتی کی تیاری میں گذرے اور کشتی سے اُترنے کے بعد پانچ سو سال تک زندہ رہے۔ جب پانی زمین سے خشک ہوا تو شہروں کی بنیاد ڈالی اور اپنی اولاد کو ان میں آباد کیا، ایک اور روایت کے مطابق وہ اپنی قوم کو نو سو پچاس سال تک خدا کی طرف دعوت دیتے رہے مگر اُن لوگوں کی سرکشی بڑھتی جاتی۔ اسی حال پر تین قرن گذرے۔اُن کی قوم کے لوگ بڈھے ہو ہو کر مرتے جاتے تھے ان کی اولادیں رہ جاتیں۔ ہر ایک ان میں سے اپنے لڑکوں کو ان کے بچپن ہی میں حضرت نوحؑ کے پاس لے جاتااور کہتا کہ اے فرزند اگر میرے بعد تو زندہ رہ جائے تو اس دیوانے کی اطاعت ہر گز نہ کرنا۔

ایک سوال کے مطابق کہ نوحؑ نے کیوں کر جانا کہ اُن کی قوم سے کوئی نہ ایمان لائے

ترجمہ، کیاان کوان لوگوں (کے حالات) کی خبر نہیں پہنچی جوان سے پہلے تھے (یعنی) نوح اور عاد اور ثمود کی قوم۔ اور ابراہیم کی قوم اور مدین والے اور الٹی ہوئی بستیوں والے۔ ان کے پاس پیغمبر نشانیاں لے لے کر آئے۔ اور خدا تو ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا لیکن وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے

﴿۷۰﴾ سورۃ التوبۃ

گا جبکہ خود اپنی قوم پر نفرین کی اور کہا کہ خدا کرے اُن کے فرزند فاسق و فاجر پیدا ہوں۔ فرمایا کہ شاید تُونے نہیں سُنا ہے جو کچھ خدا نے نوحؑ سے فرمایا کہ سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لا چکے تیری قوم سے اب کوئی ایمان نہ لائے گا۔ منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے نوحؑ کی پیغمبری ظاہر کی اور اُن کے شیعوں کو یقین ہُوا جو کافروں کے ہاتھوں تکلیف میں مُبتلا تھے کہ اُن کے آرام کا زمانہ قریب آیا حالانکہ اُن کی بلائیں شدید اور فکر کی تکلیف زیادہ سخت ہوتی گئی اور اس حد تک پہنچی کہ کفّار نوحؑ پر بھی پتھر برسانے لگے۔ کبھی ایسا ہوتا کہ آنحضرتؑ تین روز تک بے ہوش پڑے رہتے اور خون آپ کے جسم سے جاری رہتا تھا۔ تین سو برس ہدایت کرنے کے بعد آپ کے ساتھ یہ برتاؤ ہونے لگا۔ پھر آپ شب و روز اُن کو خدا کی طرف دعوت دینے لگے۔ لیکن وُہ ایمان نہ لائے۔ آپ تبلیغ فرماتے اور وُہ لوگ پیٹھ پھیرے لیتے۔ تین سو سال کے بعد ایک روز نماز صبح کے بعد آپ نے چاہا کہ اُن پر نفرین کریں اُس وقت اُن پر طلوع آفتاب کے قریب آسمان اوّل کے فرشتوں میں سے دو ہزار گروہ نازل ہوئے وہ عظمائے ملائکہ میں سے تھے۔ نوحؑ نے ان سے پُوچھا کہ تم لوگ کون ہو، کہا ہم سب آسمان اوّل کے فرشتے ہیں اس کی موٹائی پانچ سو سال کی راہ ہے اور پہلے آسمان سے زمین تک پانچ سو برس کی راہ ہے۔ آفتاب طلوع ہونے کے قریب ہم روانہ ہو کر اس وقت آپ کے پاس پہنچے ہیں اور کہا اے پیغمبرؐ خدا ہماری آپ سے ایک حاجت ہے۔ پُوچھا وُہ کیا؟ کہا یہ کہ اپنی قوم پر نفرین کرنے میں تاخیر کیجئے کیونکہ یہ پہلا غضب اور عذاب

ترجمہ، اور ان کو نوح کا قصہ پڑھ کر سنا دو۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم! اگر تم کو میرا تم میں رہنا اور خدا کی آیتوں سے نصیحت کرنا ناگوار ہو تو میں خدا پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ تم اپنے شریکوں کے ساتھ مل کر ایک کام (جو میرے بارے میں کرنا چاہو) مقرر کر لو اور وہ تمہاری تمام جماعت (کو معلوم ہو جائے اور کسی) سے پوشیدہ نہ رہے اور پھر وہ کام میرے حق میں کر گزرو اور مجھے مہلت نہ دو ﴿۷۱﴾ اور اگر تم نے منہ پھیر لیا تو (تم جانتے ہو کہ) میں نے تم سے کچھ معاوضہ نہیں مانگا۔ میرا معاوضہ تو خدا کے ذمے ہے۔ اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں رہوں ﴿۷۲﴾ لیکن ان لوگوں نے ان کی تکذیب کی تو ہم نے ان کو اور جو لوگ (بقیہ اگلے صفحے پر)

ہو گا جو زمین پر نازل ہو گا۔ تو نوحؑ نے کہا اچھا میں نے ان کو تین سو سال کی مہلت دی اور بد دعا کو ملتوی کر کے اپنی قوم میں واپس آ گئے اور تین سو سال تک پھر سے خدا کی طرف دعوت دینا شروع کی جیسا کہ معمول تھا اور وہ لوگ بدستور سابق درپے آزار رہے یہاں تک کہ تین سو سال ختم ہو گئے اور وہ ایمان نہ لائے تو اُن پر آپ نے پھر نفرین کا ارادہ کیا تو دُوسرے آسمان کے دو ہزار گروہ فرشتوں کے آئے۔ نوحؑ نے پُوچھا تم لوگ کون ہو؟ کہا ہم سب آسمان دوئم کے قبائل ملائکہ سے دو ہزار قبیلے ہیں۔ آسمان دوئم کی موٹائی پانچ سو برس کی راہ ہے طلوع آفتاب کے قریب ہم لوگ روانہ ہُوئے اور چاشت کے وقت آپ کے پاس پہنچے ہیں (یعنی اتنی دُور کی مسافت طے کر کے آئے ہیں) اس لئے کے آپ سے التجا کریں کہ آپ اپنی قوم پر نفرین نہ کیجئے نوحؑ نے کہا تین سو سال ان کو اور مہلت دی اور تبلیغ میں مشغول ہوئے مگر قوم پر روگردانی کے سوا کوئی اثر نہ ہوا یہاں تک کہ پھر سے تین سو سال تمام ہُوئے اور اس طرح اس قوم پر تبلیغ کے نو سو سال پورے ہو گئے مگر وہ لوگ ایمان نہ لائے۔ آپؑ کے شیعوں نے آپؑ کے پاس آ کر شکایت کی جو کچھ ان کو ظالم بادشاہوں اور عام کافروں سے اذیّت پہنچی تھی اور التجا کی کہ دُعا کریں تاکہ خدا ان کے آزار سے نجات دے۔ نوحؑ نے استدعا قبول کی اور نماز پڑھ کے دُعا کی پھر آپؑ نے اپنی قوم کے لئے بددُعا کا ارادہ کیا اس وقت خدا نے فرمایا، تمہاری قوم کے لوگ ایمان نہیں لائیں گے سوائے اُن کے جو ایمان لا چکے۔ ان پر تم رنجیدہ مت ہو جو کچھ وہ کرتے ہیں، نوحؑ نے عرض کی، پالنے والے زمین پر کافروں میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑ کیونکہ اگر تو اُن کو چھوڑ دے گا تو وہ لوگ تیرے

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، ان کے ساتھ کشتی میں سوار تھے سب کو (طوفان سے) بچا لیا اور انہیں (زمین میں) خلیفہ بنا دیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کو غرق کر دیا تو دیکھ لو کہ جو لوگ ڈرائے گئے تھے ان کا کیا انجام ہوا ﴿۷۳﴾ پھر نوح کے بعد ہم نے اور پیغمبر اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے۔ تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے۔ مگر وہ لوگ ایسے نہ تھے کہ جس چیز کی پہلے تکذیب کر چکے تھے اس پر ایمان لے آتے۔ اسی طرح ہم زیادتی کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں ﴿۷۴﴾

بندوں کو گمراہ کریں گے اور اُن کے فرزند بھی سخت فاجر اور بہت کفر کرنے والے ہوں گے۔ تو خدا نے اُن کو حکم دیا کہ درخت خرما بوئیں اور اس کی حفاظت کریں یہاں تک کہ اس میں پھل لگنا شروع ہو۔ جب وہ درخت بار آور ہو جائیں گے اس وقت ان لوگوں کو نجات دیں گے۔ یہ سُن کر نوحؑ نے خدا کی حمد و ثنا کی اور یہ خبر اپنے شیعوں سے بیان کی۔ وُہ لوگ بھی مسرور ہُوئے اور انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ اُن درختوں میں میوے لگنے شروع ہُوئے۔ وُہ لوگ میوے لے کر نوحؑ کے پاس آئے اور وعدہ وفائی کے طالب ہُوئے، نوحؑ نے دُعا کی، خدا نے فرمایا کہ ان لوگوں سے کہہ دو کہ ان خرموں کو بھی کھالیں اور ان کے بیج بوئیں۔ جب ان کے درخت بار آور ہوں گے اس وقت میں ان کو نجات دوں گا۔ یہ سُن کر اُن لوگوں نے چونکہ گمان کیا کہ اُن سے وعدہ خلافی ہوئی اس لئے ان میں سے تہائی لوگ دین سے پھر گئے دو تہائی رہ گئے۔ مرتد لوگ کہنے لگے کہ نوحؑ جو کچھ دعوے کرتے تھے اگر وُہ حق ہوتا تو ان کے پروردگار کا وعدہ غلط نہ ہوتا۔ باقی دو تہائی لوگوں نے ان باقی ماندہ خرموں کو کھایا اور ان کے بیج بو دیئے۔ جب ان کے درختوں میں پھل آئے ان کے میوے لے کر وہ لوگ نوحؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سوال کیا کہ وعدہ کو وفا کیجیے۔ نوحؑ نے خدا سے دُعا کی پھر وحی آئی کہ ان خرموں کو بھی کھالیں اور ان کے بیج بوئیں۔ یہ سُن کر نوحؑ کے دُوسرے تہائی شیعہ دین سے برگشتہ ہو گئے۔ صرف ایک ثلث باقی رہ گئے جو اطاعت پر قائم تھے انہوں نے پھر خرموں کو بویا۔ اسی طرح ہر مرتبہ جب درختوں میں میوے پیدا ہوتے تھے حق تعالیٰ ان کو حکم دیتا تھا کہ ان کے بیج بوئیں یہاں تک کہ سات مرتبہ ایسا ہوا اور

ترجمہ، اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا (تو انہوں نے ان سے کہا) کہ میں تم کو کھول کھول کر ڈر سنانے اور پیغام پہنچانے آیا ہوں ﴿۲۵﴾ کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ مجھے تمہاری نسبت عذاب الیم کا خوف ہے ﴿۲۶﴾ تو ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ ہم تم کو اپنے ہی جیسا ایک آدمی دیکھتے ہیں اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیرو وہی لوگ ہوئے ہیں جو ہم میں ادنیٰ درجے کے ہیں۔ اور وہ بھی رائے ظاہر سے (نہ غور و تعمق سے) اور ہم تم میں اپنے اوپر کسی طرح کی فضیلت نہیں دیکھتے بلکہ تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں ﴿۲۷﴾

(بقیہ اگلے صفحے پر)

ہر مرتبہ اُن میں سے ایک گروہ جو ایمان لائے تھے مرتد ہوتے رہے۔ آخر میں صرف ستر یا چند اشخاص باقی رہ گئے تو وُہ لوگ نوحؑ کے پاس وُہ پھل لے آئے اور کہنے لگے کہ ہم میں سے دین پر بہت کم لوگ باقی ہیں اگر ہماری تکلیفوں کے دفعہ میں تاخیر ہوئی تو ہم سب دین سے پھر جائیں گے۔ یہ سُن کر نوحؑ نے نماز پڑھی اور مناجات کی کہ پروردگارا میرے اصحاب میں بہت تھوڑے لوگ رہ گئے ہیں۔ اگر اب ان کو نجات نہ ملے گی تو ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ لوگ بھی ہلاک نہ ہوں۔ پس ان کو وحی ہوئی کہ تمہاری دُعا میں نے قبول کی اور اب حق کی نُورانی صبح باطل کی تاریک رات سے ظاہر ہُوئی اور خالص حق رہ گیا۔ غبارِ کُفران لوگوں کے مرتد ہونے سے جن کی طبیعتیں خبیث تھیں دفع ہو گیا۔ اگر میں کافروں کو ہلاک کر دیتا اور ان لوگوں کو جو مرتد ہو گئے چھوڑ دیتا تو یقیناً وُہ وعدہ سابق سچ نہ ہوتا جو میں نے ان مومنین سے کیا تھا جو تمہاری قوم سے مجھ پر خالص طور سے ایمان لائے تھے اور انہوں نے تمہاری پیغمبری پر بھی ایمان لائے۔ وُہ وعدہ یہ تھا کہ ان کو زمین میں خلیفہ قرار دوں گا۔ ان کے لئے ان کے دین کو برقرار رکھوں گا اور خوف کو امن سے تبدیل کر دوں گا، تاکہ ان کے دلوں سے شک برطرف ہو کر میرے لئے خالص عبادت ہو۔ لہٰذا کیوں کر ان کی موجودگی میں خلیفہ قرار دیتا۔ وُہ جماعت اُس بادشاہی کی مجھ سے تمنّا رکھتی تھی جو میں مومنوں کو عطا کرنے والا ہوں۔ اس نعمت کی خوشبو ان کے دماغوں تک پہنچتی اور یقیناً اس خلافت کی وہ لوگ طمع کرتے اور اُن کا پوشیدہ نفاق مضبوط ہوتا۔ اس بارے میں ان کے دلوں میں گمراہی و ضلالت مستحکم ہوتی اور وُہ خالص مومنوں سے عداوت کا اظہار کرتے اور بادشاہی طلب کرنے اور

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، انہوں نے کہا کہ اے قوم! دیکھو تو اگر میں اپنے پروردگار کی طرف سے دلیل (روشن) رکھتا ہوں اور اس نے مجھے اپنے ہاں سے رحمت بخشی ہو جس کی حقیقت تم سے پوشیدہ رکھی گئی ہے۔ تو کیا ہم اس کے لیے تمہیں مجبور کر سکتے ہیں اور تم ہو کہ اس سے ناخوش ہو رہے ہو ﴿۲۸﴾ اور اے قوم! میں اس (نصیحت) کے بدلے تم سے مال وزر کا خواہاں نہیں ہوں، میرا صلہ تو خدا کے ذمے ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں، میں ان کو نکالنے والا بھی نہیں ہوں۔ وہ تو اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی (بقیہ اگلے صفحے پر)

امر و نہی سے انحراف کے لئے ان لوگوں سے جنگ وجدال کرتے۔ پھر دین کا قیام عمل میں نہ آتا اور مومنوں کے درمیان ان لڑائیوں اور فتنوں کے سبب حق منتشر ہوتا۔ بس حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ ان درختوں کو کاٹیں اور کشتی تیار کریں۔ نوحؑ کو درخت کاٹتا دیکھ کر آپؑ کی قوم مذاق واستہزاء کرنے لگی اور آپؑ کو پتھر مارتے تھے کہ اب درخت خرما جبکہ بڑے ہوگئے اس بڈھے مرد نے کاٹ ڈالے اس کی عقل زائل ہوگئی ہے اور پیری اس پر غالب آگئی ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ "جب اُن کی قوم کے سر برآوردہ لوگوں کی ایک جماعت ان کی طرف گزرتی تھی تو انکا مذاق اڑاتی تھی تو نوحؑ کہتے تھے اگر اس وقت تم ہم سے مسخراپن کرتے ہو (تو کرو) اس کے بعد یقیناً ہم تمہارا مذاق اُڑائیں گے جس وقت کہ تم پر عذاب نازل ہوگا جس طرح تم مذاق اُڑا رہے ہو۔ اور عنقریب تم کو معلوم ہو جائیگا کہ ہم میں اور تم میں کون مذاق و تمسخر کا زیادہ مستحق ہے"۔ حضرتؑ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ خدا نے اُن کو کشتی بنانے کا حکم دیا اور جبرئیل کو ان کی تعلیم پر مامور فرمایا۔ نوحؑ لکڑیاں دُور دُور سے لاکر مسجد کوفہ میں کشتی بنانے لگے۔ اُس وقت اسی مسجد میں اُن کی قوم کے اپنے بُت یعوب ویعوق و تسرک بھی نصب تھے۔

ایک روایت ہے کہ حیض ایک نجاست ہے جس میں خدا نے عورتوں کو مُبتلا کیا ہے۔ نوحؑ کے زمانے میں عورتیں سال میں ایک مرتبہ حائض ہوتی تھیں۔ اسی زمانہ میں سات سو عورتوں نے پردہ ترک کیا اور پُر تکلف لباس وزیورات سے آراستہ ہو کر شہروں میں گھومنا پھرنا

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، کر رہے ہو ﴿۲۹﴾ اور برادران ملت! اگر میں ان کو نکال دوں تو (عذاب) خدا سے (بچانے کے لیے) کون میری مدد کر سکتا ہے۔ بھلا تم غور کیوں نہیں کرتے؟ ﴿۳۰﴾ میں نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس خدا کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ ان لوگوں کی نسبت جن کو تم حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو یہ کہتا ہوں کہ خدا ان کو بھلائی (یعنی اعمال کی جزائے نیک) نہیں دے گا جو ان کے دلوں میں ہے اسے خدا خوب جانتا ہے۔ اگر میں ایسا کہوں تو بے انصافوں میں ہوں ﴿۳۱﴾ (بقیہ اگلے صفحے پر)

شروع کیا۔ مردوں کی مجلسوں میں شریک ہوتیں، اُن کے ساتھ آزادی سے اُٹھتی بیٹھتی تھیں۔ لٰہذا خدا نے مخصوص اُنہی بدکردار عورتوں کو ہر ماہ حیض میں مبتلا کیا۔ پھر مردوں سے علیحدہ ہو گئیں اور اُن کی شہوت شکستہ ہو گئی۔ ان کے علاوہ دُوسری عورتیں اپنی عادت کے موافق ہر سال ایک مرتبہ حائض ہوتی تھیں۔ چونکہ دونوں قسم کی عورتوں کی اولادوں کی آپس میں شادیاں ہوئیں اس لئے سب عورتیں مل جُل گئیں۔ جب خدا نے قوم نوحؑ کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو چالیس سال پہلے سے اُن کی عورتوں کو بانجھ کر دیا تھا پھر اُن میں کوئی اولاد نہیں ہُوئی اور ان کی نسلیں منقطع ہو گئی تھیں جس کی وجہ سے اس عذاب میں اطفال اور بے گناہ معصوم کوئی نہ تھا، جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ نوحؑ تمہارا بیٹا تمہارے اہل سے نہیں ہے کہ وُہ گنہگار تھا۔ بس اسطرح دُعا کے قبول ہونے اور طوفان کے آنے کے درمیان پچاس سال کی مدّت گزری۔ غرض نوحؑ نے کشتی بناتے رہے جس کی لمبائی بارہ سو ہاتھ قرار دی، چوڑائی آٹھ سو ہاتھ اور اُونچائی اسی ہاتھ تھی۔ اس کشتی پر ایک سرپوش تھا جس کی وجہ سے آفتاب و ماہتاب نہیں دیکھے جا سکتے تھے۔ نوحؑ کے پاس دو(۲) دانے تھے ایک سے دن میں روشنی ہوتی تھی اور دُوسرے سے رات کے وقت۔ اسی سے نماز کے اوقات معلوم ہوتے تھے۔ نوحؑ نے کشتی کی تعمیر کے لئے خدا سے بھی عرض کی کہ خداوندا کشتی بنانے میں میری مدّد کر؟ خدا نے وحی فرمائی کہ اپنی قوم کے درمیان اعلان کرو کہ جو شخص کشتی بنانے میں میری مدّد کرے گا اور اس کی کوئی چیز تراشے گا تو جو کچھ تراشے گا وہ چاندی

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، انہوں نے کہا کہ نوح تم نے ہم سے جھگڑا تو کیا اور جھگڑا بھی بہت کیا۔ لیکن اگر سچے ہو تو جس چیز سے ہمیں ڈراتے ہو وہ ہم پر لا نازل کرو ﴿۳۲﴾ نوح نے کہا کہ اس کو خدا ہی چاہے گا تو نازل کرے گا۔ اور تم (اُس کو کسی طرح) ہرا نہیں سکتے ﴿۳۳﴾ اور اگر میں یہ چاہوں کہ تمہاری خیر خواہی کروں اور خدا یہ چاہے کہ وہ تمہیں گمراہ کرے تو میری خیر خواہی تم کو کچھ فائدہ نہیں دے سکتی۔ وہی تمہارا پروردگار ہے اور تمہیں اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۳٤﴾ کیا یہ کہتے ہیں کہ اس (پیغمبر) نے یہ قرآن اپنے دل سے بنا لیا ہے۔ کہہ دو کہ اگر میں نے دل سے بنا لیا ہے تو میرے گناہ کا وبال مجھ پر اور جو گناہ تم کرتے ہو اس سے میں

(بقیہ اگلے صفحے پر)

سونا بن جائے گا۔ نوحؑ نے یہ اعلان کیا تو لوگ کشتی بنائے میں آپ کے ساتھ ہو گئے اور مذاق و مسخرا پن بھی کرتے جاتے تھے کہ جنگل میں کشتی بنا رہے ہیں۔ جب نوحؑ کشتی بنا کر فارغ ہُوئے تو خدا کے حکم سے آپ نے سُریانی زبان میں ندا کی جس کو سُن کر تمام چوپائے اور جانور حاضر ہُوئے، پھر خدا نے وحی فرمائی کہ "ہر قسم کے جانداروں میں سے (نر و مادہ) ایک ایک جوڑا لے کر لوگوں اور اپنے گھر والوں کو کشتی میں داخل کرو سوائے اُن کے جن کے بارے میں تم کو پہلے خبر دے دی ہے جوان کہ ایک فرزند والی زوجہ تھی۔" آپ نے ہر حیوان کا جوڑا کشتی میں داخل کیا مثل چوپائیوں، طائروں، اور وحشیوں کے جوڑے۔ اُس وقت اُن میں سے کوئی کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا تھا یعنی گوسفند بھیڑیئے کے ساتھ، گائے شیر کے ساتھ اور کنجشک سانپ کے مُنہ پر بیٹھتی تھی۔ نہ نزاع تھی نہ فریاد، نہ گالی تھی نہ نفرین بلکہ سب اپنی جانوں کی فکروں میں تھے۔ خدا نے ہر صاحب زہر کے زہر کو دفع کر دیا تھا۔ جب آپؑ نے خچرؔ کو کشتی میں داخل کرنا چاہا تو وُہ رُک گیا کیونکہ شیطان اس کے دونوں پیروں کے درمیان موجوُد تھا۔ حضرتؑ نے فرمایا اے شیطان داخل ہو اور درخت خرما کی ایک چھڑی سے خچرؔ کو مارا تو وُہ کشتی میں داخل ہُوا اور اس کے ساتھ شیطان بھی داخل ہُو گیا۔ بکری نے نافرمانی کی تو آپؑ نے اُس کو کشتی میں پٹک دیا جس کی وجہ سے اُس کی دُم ٹوٹ گئی اور اُس کی شرمگاہ کھُلی رہ گئی۔ گوسفند نے کشتی میں داخل ہونے میں سبقت کی تو نوحؑ نے اُس کی دُم اور پُشت پر ہاتھ پھیرا اس سبب سے اس کی بڑی دُم پیدا ہوئی جس سے اُس کی شرمگاہ پوشیدہ رہی۔ کشتی میں چوُہے اور غدرے بہت تھے تو اُس وقت خدا نے نوحؑ کو وحی فرمائی

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، بری الذمہ ہوں ﴿۳۵﴾ اور نوح کی طرف وحی کی گئی کہ تمہاری قوم میں جو لوگ ایمان (لا چکے)، ان کے سوا کوئی اور ایمان نہیں لائے گا تو جو کام یہ کر رہے ہیں ان کی وجہ سے غم نہ کھاؤ ﴿۳۶﴾ اور ایک کشتی ہمارے حکم سے ہمارے روبرو بناؤ۔ اور جو لوگ ظالم ہیں ان کے بارے میں ہم سے کچھ نہ کہنا کیونکہ وہ ضرور غرق کر دیئے جائیں گے ﴿۳۷﴾ تو نوح نے کشتی بنانی شروع کر دی۔ اور جب ان کی قوم کے سرداران کے پاس سے گزرتے تو ان سے تمسخر کرتے۔ وہ کہتے کہ اگر تم ہم سے تمسخر کرتے ہو تو جس طرح تم ہم سے تمسخر (بقیہ اگلے صفحے پر)

کہ شیر پر ہاتھ پھیرو، جب آپؑ نے ہاتھ پھیرا اس کو چھینک آئی اور اس کے دماغ کے دونوں سُوراخوں سے دو (۲) بلّیاں گریں جس میں ایک نر اور دُوسری مادہ۔ ان بلیوں کی وجہ سے چوُہے کم ہُوئے۔ پھر آپؑ نے دست مُبارک ہاتھی پر پھیرا اس کو چھینک آئی تو اس کے دماغ کے دونوں سُوراخوں سے دو (۲) سُور نر و مادہ گرے جس سے غدرے کم ہُوئے۔ اس وقت دُنیا کے تمام لوگوں میں اسی (۸۰) اشخاص آپؑ پر ایمان لائے تھے جن کو آپؑ نے اپنے ہمراہ لیا تھا۔ نوحؑ نے سگ و خوک اور تمام جانوروں کو کشتی میں اپنے ساتھ لیا لیکن ولد الزنا کو نہیں لیا کیونکہ ولد الزنا بد ترین خلق ہوتا ہے۔

جب وُہ دن آیا جس روز خدا اُن کو ہلاک کرنا چاہتا تھا تو اس وقت نوحؑ کی زوجہ تنور میں روٹی پکا رہی تھی جو مشہور ہے کہ تنور مسجد کوفہ میں داہنی جانب قبلہ کی طرف تھا۔ اور نوحؑ کشتی میں اس جگہ جو جانوروں کے لئے مقرر تھی ان کی چیزیں جمع کر رہے تھے کہ زوجہ نوحؑ نے آواز دی کہ تنور سے پانی اُبل رہا ہے۔ نوحؑ نے آکر ایک پختہ اینٹ سے تنور کا مُنہ بند کیا اور اس پر کچھ مٹی ڈالی اور اُس پر مہر لگائی کہ پانی باہر نہ آوے اور جا کر تمام جانوروں کو کشتی میں داخل کیا جن کے لئے آپؑ نے کشتی میں توّے مکانات بنائے تھے۔ تمام جانوروں کو کشتی میں سوار کر کے آپؑ واپس تنور کے پاس آئے اور مہر توڑی اور مٹی ہٹا دی۔ منقول ہے کہ نوحؑ نے طوفان کے وقت زمین کے تمام پانیوں کو طلب کیا اور سوائے آب گندھک اور آب تلخ کے سب نے قبول کیا، (آب گندھک سے مراد آب گرم ہے جس سے گندھک کی بُو آتی ہے)، جن چشموں نے آپؑ کا

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، کرتے ہو اس طرح (ایک وقت) ہم بھی تم سے تمسخر کریں گے ﴿۳۸﴾ اور تم کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس پر عذاب آتا ہے اور جو اسے رسوا کرے گا اور کس پر ہمیشہ کا عذاب نازل ہوتا ہے ﴿۳۹﴾ یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آپہنچا اور تنور جوش مارنے لگا تو ہم نے نوح کو حکم دیا کہ ہر قسم (کے جانداروں) میں سے جوڑا جوڑا (یعنی) دو (دو جانور۔ ایک ایک نر اور ایک ایک مادہ) لے لو اور جس شخص کی نسبت حکم ہو چکا ہے (کہ ہلاک ہو جائے گا) اس کو چھوڑ کر اپنے گھر والوں کو جو ایمان لایا ہو اس کو کشتی میں سوار کر لو اور ان (بقیہ اگلے صفحے پر)

حکم قبول نہ کیا ان پر آپؑ نے لعنت کی تو وُہ تلخ اور کھاری ہو گئے۔ بس پھر آفتاب چھپ گیا اور آسمان سے بغیر اس کے کہ قطرہ و قطرہ پانی برسے یکبارگی پانی آیا اور تمام چشمے اُبل پڑے اور اتنا بلند ہو کہ ہر پہاڑ اور زمین سے پندرہ ہاتھ بلند تھا۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ "ہم نے آسمان کے دراز وں کو موسلا دھار پانی سے کھول دیا اور زمینوں سے چشمے جاری کر دیئے تو زمین و آسمان کے دونوں کا پانی مل کر ایک ہو گیا اُس امر پر جو مقدر ہو چکا تھا یا اُس قدر جو اندازہ کیا جا چکا تھا، اور نوحؑ کو ہم نے ایک کشتی پر سوار کیا جو تختوں اور کیلوں سے بنی تھی" پھر خدا نے فرمایا کہ کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ کشتی کے چلنے اور رُک جانے کے وقت خدا کے نام کے ساتھ نجات کی دُعا کرتے رہو یا بسم اللہ کہتے رہو یا خدا کے نام سے کشتی کا چلنا اور رُکنا موقوف ہے، جب نوحؑ کشتی میں سوار ہوئے تو انہوں نے اپنے کافر بیٹے کو دیکھا جو پانی میں کھڑا ہوتا اور گرتا جاتا، نوحؑ نے فرمایا، بیٹا ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جاؤ اور کافروں کے ساتھ مت رہو۔ اس نے کہا، میں جلد پہاڑ پر چڑھ جاتا ہوں اور (وہاں) پناہ لیتا ہوں وُہ مجھ کو پانی میں ڈوبنے سے محفوظ رکھے گا۔ نوحؑ نے فرمایا، آج خدا کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں ہے مگر (وہی بچ سکتا ہے) جس پر خدا رحم فرمائے۔ پھر کہا، پالنے والے یقیناً میرا بیٹا میرے اہل سے ہے اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تُو تمام حکم کرنے والوں سے بہتر حکم کرنے والا ہے۔ حق تعالیٰ نے فرمایا، "اے نوحؑ وُہ تمہارے اہل سے ہر گز نہیں ہے جن کی نجات کا میں نے وعدہ کیا ہے۔ لہٰذا مجھ سے ایسی بات کا سوال نہ کرو جس کا تم کو علم نہیں ہے۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم جاہل مت بنو" نوحؑ نے عرض کی کہ "خداوندا میں تجھ سے پناہ چاہتا

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، کے ساتھ ایمان بہت ہی کم لوگ لائے تھے ﴿۴۰﴾ (نوح نے) کہا کہ خدا کا نام لے کر (کہ اسی کے ہاتھ میں اس کا) چلنا اور ٹھہرنا (ہے) اس میں سوار ہو جاؤ۔ بے شک میرا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے ﴿۴۱﴾ اور وہ ان کو لے کر (طوفان کی) لہروں میں چلنے لگی۔ (لہریں کیا تھیں) گویا پہاڑ (تھے) اس وقت نوح نے اپنے بیٹے کو کہ جو (کشتی سے) الگ تھا، پکارا کہ بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں شامل نہ ہو ﴿۴۲﴾ اس نے کہا کہ میں (ابھی) پہاڑ سے جا لگوں گا، وہ مجھے پانی سے بچا لے گا۔ انہوں نے کہا کہ آج خدا کے عذاب (بقیہ اگلے صفحے پر)

ہوں اس بات سے کہ تجھ سے ایسی چیز کا سوال کروں جس کا مجھے علم نہ ہو۔ اور اگر تُو مجھ کو نہ بخشے گا اور رحم نہ فرمائے گا تو میں نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہوں گا"۔ پس خاموش ہو رہے جیسا کہ خداوند عالم نے اُن سے فرمایا، اسی اثنا میں اُن کے درمیان موج حائل ہو گئی اور پسر نوحؑ غرق ہو گیا۔ منقول ہے نجف دُنیا میں سب سے بلند ایک پہاڑ تھا اور نوحؑ کے بیٹے نے اسی پہاڑ پر پناہ لینے کو کہا تھا کہ یہ مجھے ڈوبنے سے بچالے گا۔ اس وقت خدا نے اس پہاڑ کو وحی فرمائی کہ کیا تجھ پر لوگ میرے عذاب سے پناہ لیں گے؟ یہ سُن کر وُہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نرم ریت بن گیا اور بجائے اس کے وہاں ایک بڑا دریا پیدا ہو گیا جس کو "نی" کہتے تھے۔ پھر وُہ دریا خشک ہو گیا تو "نی" جف یعنی دریائے نی کہنے لگے، پھر اس دریا کا یہی نام ہو گیا اور کثرت استعمال سے نجف رہ گیا۔ بس قیامت میں اگر کوئی اپنے لڑکے سے جو گریز کرے گا وُہ کنعان اور نوحؑ ہوں گے۔ غرض پھر

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، سے کوئی بچانے والا نہیں (اور نہ کوئی بچ سکتا ہے) مگر جس پر خدا رحم کرے۔ اتنے میں دونوں کے درمیان لہر آحائل ہوئی اور وہ ڈوب کر رہ گیا ﴿۴۳﴾ اور حکم دیا گیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان تھم جا۔ تو پانی خشک ہو گیا اور کام تمام کر دیا گیا اور کشتی کوہ جودی پر جا ٹھہری۔ اور کہہ دیا گیا کہ بے انصاف لوگوں پر لعنت ﴿۴۴﴾ اور نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا کہ پروردگار میرا بیٹا بھی میرے گھر والوں میں ہے (تو اس کو بھی نجات دے) تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بہتر حاکم ہے ﴿۴۵﴾ خدا نے فرمایا کہ نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں ہے وہ تو ناشائستہ افعال ہے تو جس چیز کی تم کو حقیقت معلوم نہیں ہے اس کے بارے میں مجھ سے سوال ہی نہ کرو۔ اور میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ نادان نہ بنو ﴿۴۶﴾ نوح نے کہا پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ ایسی چیز کا تجھ سے سوال کروں جس کی حقیقت مجھے معلوم نہیں۔ اور اگر تو مجھے نہیں بخشے گا اور مجھ پر رحم نہیں کرے گا تو میں تباہ ہو جاؤں گا ﴿۴۷﴾ حکم ہوا کہ نوح ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ (جو) تم پر اور تمہارے ساتھ کی جماعتوں پر (نازل کی گئی ہیں) اتر آؤ۔ اور کچھ اور جماعتیں ہوں گی جن کو ہم (دنیا کے فوائد سے) محظوظ کریں گے پھر ان کو ہماری طرف سے عذاب الیم پہنچے گا ﴿۴۸﴾ یہ (حالات) منجملہ غیب کی خبروں کے ہیں جو ہم تمہاری طرف بھیجتے ہیں۔ اور اس سے پہلے نہ تم ہی ان کو جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم (ہی ان سے واقف تھی) تو صبر کرو کہ انجام پرہیزگاروں ہی کا (بھلا) ہے ﴿۴۹﴾

حق تعالیٰ نے اُن پر وحی کی کہ جب غرق ہونے کا خوف ہو تو ہزار مرتبہ "لآ الہ الّا اللہ" کہو پھر مجھ سے نجات کی دُعا مانگو تا کہ تم کو اور جو تمہارے ساتھ ایمان لائے ہیں ان سب کو نجات دوں۔ نوحؑ اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے جب کشتی میں اطمینان سے بیٹھے اور بادبانوں کو بُلند کیا تو وہ ماہ رجب کی پہلی تاریخ تھی اور جو آپؑ کے ساتھ تھے اُن کو آپؑ نے اس روزہ رکھنے کے لئے حکم دیا تو سب نے اُس دن روزہ رکھا۔ غرض ایک سخت ہوا آئی اور کشتی نے حرکت شروع کر دیا اور جب نوحؑ کو غرق ہونے کا خوف ہوا اور ہُوا زیادہ تیز ہوئی اور ہزار مرتبہ "لآ الہ الا اللہ" کہنے کا موقع نہ رہا تو سریانی زبان میں انہی الفاظ کو ادا کیا تو کشتی کی حرکت کم ہو گئی اور وہ دُرست چلنے لگی تو نوحؑ نے کہا کہ خدا نے جن کلمات سے مجھ کو غرق ہونے سے نجات دی وہ اس لائق ہیں کہ مجھ سے علیحدہ نہ ہوں، لہذا اپنی انگوٹھی پر "لاالہ الا اللہ" نقش کیا۔ منقول ہے کہ نوحؑ کشتی میں بیٹھے تو خدا نے پہاڑوں کو حکم دیا کہ میں اپنے بندے نوحؑ کی کشتی کو تم میں سے کسی پر ٹھہرانا چاہتا ہوں۔ یہ سُن کر تمام پہاڑون نے اپنے اپنے فخر کیا سوائے کوہ جودی کے جو موصل میں ہے۔ اس نے عجز و انکساری سے کام لیا اور کہا کہ میرا وہ رتبہ نہیں ہے کہ نوح ؑ کی کشتی مجھ پر ٹھہرے۔ خدا نے اُس کی انکساری پسند کی اور کشتی کو مامور کیا کہ اسی پر ٹھہرے۔ لہٰذا جب کشتی جودی سے ٹکرائی اور متزلزل ہُوئی اور اہل کشتی کو اُس کے ٹوٹ جانے اور ڈوب جانے کا خوف ہُوا۔ اس وقت نوحؑ نے ہاتھوں کو آسمان کی جانب بلند کر کے خدا سے دُعا اور ائمہ علیہم السّلام کے انوار مقدّسہ کا توسّل اختیار کیا اور اُن کو شفیع قرار دیکر کہا کہ "خداوندا کشتی کو قرار ہو خداوندا کشتی کو قرار ہو۔"

بس کشتی حرکت کرتی ہوئی جب مکّہ میں پہنچی تو خانہ کعبہ کے گرد سات مرتبہ طواف

ترجمہ، یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے اپنے پیغمبروں میں سے فضل کیا۔ (یعنی) اولاد آدم میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو نوح کے ساتھ (کشتی میں) سوار کیا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد میں سے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ کیا۔ جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو سجدے میں گر پڑتے اور روتے رہتے تھے ﴿۵۸﴾ سورۃ مریم

کیااور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور پھر نو(۹) روز کے دن جودی پر ٹھہری۔ کیونکہ کعبہ کے سوا تمام دُنیا غرق ہوگئی تھی اور وُہ غرق ہونے سے محفوظ رہا اسی لئے خانہ کعبہ کو بیت العتیق بھی کہتے ہیں۔ غرض چالیس روز تک آسمان سے پانی برستا رہا اور زمین سے چشمے اُبلتے رہے یہاں تک کہ کشتی اس قدر بلند ہُوئی کہ آسمان سے جاملی، تو نوحؑ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور عرض کی، پروردگارا احسان فرما، اس وقت خدا نے زمین کو حکم دیا کہ اپنے پانی کو کھینچ لے جیسا کہ فرمایا ہے۔ یعنی کہا گیا کہ اے زمین اپنے پانی کو جذب کرے اور اے آسمان برسنے سے رُک جا۔ تو پانی زمین میں جذب ہو گیا اور کافروں کے ہلاک ہونے اور مومنوں کی نجات کے بارے میں جو خدا کا حکم تھا عمل میں آیا۔ اور کشتی کوہ جودی پر ٹھہری۔ حضرتؑ نے فرمایا جو پانی کہ زمین سے باہر آیا تھا زمین نے اُسے جذب کرلیا۔ مگر آسمان کے پانی کو قبول نہ کیا اور کہا کہ خدا نے مجھے صرف اپنے پانی کے جذب کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو آسمان کا پانی زمین کے اُوپر ہی ٹھہر گیا اور کشتی جودی پر ٹھہری اور وُہ موصل میں ایک بڑا پہاڑ ہے۔ پس خدا نے جبرئیل کو بھیجا تو جو پانی زمین پر رُکا ہوا تھا اُس کو اُن دریاؤں میں پہنچا دیا جو دُنیا کے گرد خلق کئے گئے ہیں اور نوحؑ کو خدا نے وحی فرمائی۔ "اے نوحؑ کشتی یا پہاڑ سے اُترو ہماری سلامتی تحیّت، برکتوں اور نعمتوں کے ساتھ جو تم پر اور اُن چند لوگوں پر جو تمھارے ساتھ کشتی میں ہیں ہم نے نازل کی اور چند ایسے گروہ ہیں جن کو جلد ہم دُنیا کی نعمتوں سے کامیاب کریں گے۔ پھر اُن کے لئے اُن کے کفر کی وجہ سے عذاب دردناک ہوگا" حضرتؑ نے فرمایا کہ پھر نوحؑ اسی (۸۰) مومنوں کے ساتھ جو آپ کے ہمراہ تھے موصل میں کشتی سے اُترے اور مدینۃ الثمانین کی بنیاد ڈالی۔ نوحؑ کشتی سے اُترے، پانی خشک ہو گیا اور کافروں کی ہڈیوں سے زائل ہو گیا تو حضرتؑ نے اپنی قوم کی ہڈیاں دیکھیں تو بے حد رنجیدہ اور محزون

ترجمہ، اور اے قوم! میری مخالفت تم سے کوئی ایسا کام نہ کرادے کہ جیسی مصیبت نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر واقع ہوئی تھی ویسی ہی مصیبت تم پر واقع ہو۔ اور لوط کی قوم (کا زمانہ تو) تم سے کچھ دور نہیں ﴿۸۹﴾

ہُوئے۔ خدانے اُن پر وحی کی کہ سیاہ انگور کھاؤتا کہ تمہارا غم دفع ہو۔ نوحؑ کی ایک بیٹی بھی کشتی میں آپ کے ہمراہ تھی جس سے نسل انسان جاری ہُوئی اسی سبب سے حضرت رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نوحؑ دو پدر میں سے ایک پدر ہیں یعنی حضرت آدمؑ کے بعد جمیع انسانوں کے باپ ہیں۔ طوفان کے بعد شیطان حضرت نوحؑ کے پاس آیا اور کہا کہ آپکا مجھ پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔ مجھ سے کوئی نصیحت طلب کیجئے کہ میں آپ سے خیانت نہ کرونگا۔ نوُحؑ خاموش ہوگئے اور اس سے سوال نہ کیا۔ حق تعالیٰ نے وحی کی کہ اُس سے سوال کرو میں اس کی زبان پر ایسی بات جاری کرونگا جو اسی پر حجت ہوگی۔ تو نوحؑ نے فرمایا کہ بتا کیا کہتا ہے؟ شیطان نے کہا کہ جب ہم فرزند آدمؑ کو بخیل، حریص، حسد کرنیوالا، جبر و ظلم کرنیوالا یا کاموں میں جلدی کرنیوالا پاتے ہیں تو اس کو یوں اُٹھا لیتے ہیں جیسے کوئی شخص کوزہ اُٹھالیتا ہے۔ لہذا ہمیشہ تکبّر و حسد سے پرہیز کیجئے، کیونکہ تکبّر نے مجھ کو اس پر آمادہ کیا کہ میں نے آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا اور کافر ہوا اور شیطان رجیم قرار دیا گیا۔ اور حرص نے آدمؑ کو اس پر آمادہ کیا کہ تمام بہشت ان پر حلال تھی اور صرف ایک درخت سے ان کو منع کیا گیا تھا۔ لیکن اس درخت سے انہوں نے کھایا اور بہشت سے باہر ہوئے۔ اور حسد اس کا باعث ہوا کہ آدمؑ کے لڑکے نے اپنے بھائی کو مار ڈالا۔ نوحؑ نے پوچھا کہ کس وقت تجھ کو فرزندان آدمؑ پر زیادہ قابو حاصل ہوتا ہے؟ کہا ان کے غصے کے وقت اور جب کبھی کسی شخص میں یہ اوصاف جمع ہو جاتے ہیں تو میں اُس کو سرکشی کرنے والا شیطان کہتا ہوں۔ پھر نوحؑ نے پُوچھا کہ وہ احسان جس کو تو سمجھتا ہے کہ میں نے تجھ پر کیا ہے وہ کیا ہے؟ کہا یہ کہ آپ نے اہل زمین پر بدُ دعا کی اور ایک آن میں سب کو جہنم میں بھیج دیا اور مجھ کو اُن کی طرف سے فراغت

ترجمہ، بھلا تم کو ان لوگوں (کے حالات) کی خبر نہیں پہنچی جو تم سے پہلے تھے (یعنی) نوح اور عاد اور ثمود کی قوم۔ اور جو ان کے بعد تھے۔ جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں (جب) ان کے پاس پیغمبر نشانیاں لے کر آئے تو انہوں نے اپنے ہاتھ ان کے مونہوں پر رکھ دیئے (کہ خاموش رہو) اور کہنے لگے کہ ہم تو تمہاری رسالت کو تسلیم نہیں کرتے اور جس چیز کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو ہم اس سے قوی شک میں ہیں (۹) سورۃ ابراھیم

ہو گئی۔ اگر آپ نفرین نہ کرتے مجھے ان کے ساتھ مشغول رہنے کے لئے ایک زمانہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ منقول ہے کہ لوگوں نے تین چیزیں تین آدمیوں سے اخذ کی ہیں، صبر ایوّبؑ سے، شکر نوحؑ سے اور حسد فرزندان یعقوبؑ سے۔

ایک اور روایت کے مطابق، طوفان کے بعد نوحؑ درخت لگانے پر مامور ہوئے تو شیطان آپ کے پاس آگیا، جب آپؑ نے چاہا کہ انگور کا درخت لگائیں، شیطان نے کہا یہ درخت میرا ہے۔ نوحؑ نے کہا تو جھوٹا ہے۔ شیطان نے کہا آپؑ اس میں سے میرا حصّہ بھی قرار دیجئے تو جبرئیلؑ نے آکر کہا کہ اس کا حق ہے اس کو بھی دو۔ لہذا آپؑ نے ایک تہائی شیطان کو دیا مگر وہ راضی نہ ہوا پھر نصف حصّہ دیا، اس پر بھی وہ راضی نہ ہوا تو جبرئیلؑ نے اس درخت میں آگ لگادی یہاں تک کہ اس درخت کا دو تہائی حصّہ جل گیا اور ایک تہائی باقی رہا۔ اس وقت کہا جو کچھ جل گیا وہ شیطان کا حصّہ ہے اور جو کچھ باقی رہ گیا ہے وہ تمہارا حصّہ ہے اور تم پر حلال ہے۔ یہی سبب ہے کہ شیرۂ انگور جوش کھا کر جب تک دو ثلث کم نہ ہو جائے حلال نہیں۔

الغرض جب اُن کی عمر آخر ہوئی تو جبرئیلؑ اُن کے پاس آئے اور کہا اے نوحؑ تمہاری پیغبری ختم ہوئی اور تمہاری عمر کی مدّت تمام ہوئی۔ لہٰذا خدا کے بزرگ نام کو اور میراث علم اور آثار علم پیغمبری جو تمہارے پاس ہیں سب اپنے بیٹے سام کو سپرد کرو کیونکہ خدا فرماتا ہے کہ میں زمین کو خالی نہ چھوڑوں گا لیکن اس میں کوئی عالم رہے گا جس کے ذریعہ سے بندے مجھ کو لائق عبادت سمجھیں اور میری عبادت کریں تاکہ وہ ایک پیغمبر کی وفات سے دوسرے پیغمبر کے مبعوث ہونے تک ان کی نجات کا باعث ہو اور میں زمین کو ہرگز بغیر کسی حجت کے نہ چھوڑوں گا جو لوگوں کو میری طرف بُلائے گا اور میری حکم کا جاننے والا ہو گا۔ یقیناً میرا حکم ہے اور میں نے

ترجمہ، اور ہم نے نوح کے بعد بہت سی اُمتوں کو ہلاک کر ڈالا۔ اور تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے گناہوں کو جاننے اور دیکھنے والا کافی ہے ﴿۱۷﴾ سورۃ الاسراء

مقدر کیاہے کہ ہر گروہ کاایک ہدایت کرنے والاقرار دوں گا جس کے ذریعہ سے سعادت مندوں کی ہدایت کرونگااور اشقیاپر میری حجت تمام ہوگی، تو نوحؑ نے اسم اعظم و میراث علم و آثار علم پیغمبری اپنے فرزند سام کو سپُرد کیا۔ حام و یافث کو علم نہ تھا جس سے وہ فائدہ حاصل کرتے۔ نوحؑ نے ان کو ہودؑ کی خوشخبری دی کہ آپ کے بعد مبعوث ہوں گے اور ان لوگوں کو حکم دیا کہ ان کی متابعت کریں اور ہر سال ایک مرتبہ وصیت نامہ کو کھولیں اور دیکھیں، وہ ان کے لئے عید کا روز ہو گا جیسا کہ آدمؑ نے اُن کو حکم دیا تھا۔ اس کے بعد فرزندان حام میں ظلم و سرکشی شروع ہوئی اور فرزندان سام پوشیدہ ہو گئے اُن چیزوں کے ساتھ جو اُن کے پاس تھیں مثل علم وغیرہ کے۔ جب دو ہزار پانچ سو سال تمام ہوئے تو ملکؑ الموت آئے تو نوحؑ دھوپ میں بیٹھے تھے، ملکؑ الموت نے سلام کیا اور نوحؑ نے جواب سلام دیا اور پوچھا اے ملکؑ الموت کس واسطے آئے ہو کہا، آپؑ کی رُوح قبض کرنے کے لئے۔ انہوں کہا کہ اتنی مہلت دوگے کہ آفتاب سے سایہ میں چلا جاؤں؟ کہاہاں، پس نوحؑ سایہ میں گئے اور فرمایااے ملکؑ الموت دُنیامیں میری زندگی کی مدّت دھوپ سے سایہ میں آنے کے مانند تھی، اب جو کچھ تم کو حکم دیا گیا ہے بجالاؤ، ملکؑ الموت نے ان کی روح مقدس قبض کرلی۔ معتبر حدیثوں میں وارد ہُواہے کہ حضرت امیرالمومنینؑ نے امام حسنؑ و امام حسینؑ سے وصیت فرمائی کہ میرے پدر نوحؑ نے میرے لئے قبر اپنے سینہ کے قریب بنائی ہے۔ اور جب حضرت علیؑ کو اُن وصیّت کے مطابق شہزادوں نے دفن کیا تو قبر میں سے ایک لوح برآمد ہُوئی جس پر سریانی خط اور زبان میں لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ قبر ہے جس کو نوحؑ پیغمبر نے

ترجمہ، ہم نے نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف بھیجا کہ پیشتر اس کے کہ ان پر درد دینے والا عذاب واقع ہو اپنی قوم کو ہدایت کردو ﴿۱﴾ انہوں نے کہا کہ اے قوم! میں تم کو کھلے طور پر نصیحت کرتا ہوں ﴿۲﴾ کہ خدا کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿۳﴾ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور (موت کے) وقت مقررہ تک تم کو مہلت عطا کرے گا۔ جب خدا کا مقرر کیا ہوگا وقت آجاتا ہے تو تاخیر نہیں ہوتی۔ کاش تم جانتے ہوتے ﴿۴﴾ جب لوگوں نے نہ مانا تو (نوحؑ نے) خدا سے عرض کی کہ پروردگار میں اپنی قوم کو رات دن بلاتا رہا ﴿۵﴾

وصی محمدؐ مصطفٰے یعنی علیؑ کے لئے طوفان سے سات سو سال قبل تیار کی ہے۔نوحؑ کے بعد سام کو حام و یافث کی دولت حاصل ہُوئی اور وہ لوگ ان پر مسلّط ہوئے۔اہل سند و ہند اور حبشہ حام کی اولاد سے ہیں اور اہل عجم و سند فرزندان یافث سے ہیں اور ان کی اُمّت محمدؐ تک پہنچی اور وہ وصیت میراث میں ان لوگوں میں سے ایک عالم کے بعد دوسرے عالم کو ملتی رہی یہاں تک کہ حق تعالی نے ہودؑ کو مبعوث فرمایا۔

ترجمہ، لیکن میرے بلانے سے وہ اور زیادہ گریز کرتے رہے ﴿٦﴾ جب جب میں نے ان کو بلایا کہ (توبہ کریں اور) تو ان کو معاف فرمائے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور کپڑے اوڑھ لئے اور اڑ گئے اور اکڑ بیٹھے ﴿٧﴾ پھر میں ان کو کھلے طور پر بھی بلاتا رہا ﴿٨﴾ اور ظاہر اور پوشیدہ ہر طرح سمجھاتا رہا ﴿٩﴾ اور کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے ﴿١٠﴾ وہ تم پر آسمان سے لگاتار مینہ برسائے گا ﴿١١﴾ اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور ان میں تمہارے لئے نہریں بہادے گا ﴿١٢﴾ تم کو کیا ہوا ہے کہ تم خدا کی عظمت کا اعتقاد نہیں رکھتے ﴿١٣﴾ حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح (کی حالتوں) کا پیدا کیا ہے ﴿١٤﴾ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے سات آسمان کیسے اوپر تلے بنائے ہیں ﴿١٥﴾ اور چاند کو ان میں (زمین کا) نور بنایا ہے اور سورج کو چراغ ٹھہرایا ہے ﴿١٦﴾ اور خدا ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے ﴿١٧﴾ پھر اسی میں تمہیں لوٹا دے گا اور (اسی سے) تم کو نکال کھڑا کرے گا ﴿١٨﴾ اور خدا ہی نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا ﴿١٩﴾ تاکہ اس کے بڑے بڑے کشادہ رستوں میں چلو پھرو ﴿٢٠﴾ (اس کے بعد) نوحؑ نے عرض کی کہ میرے پروردگار! یہ لوگ میرے کہنے پر نہیں چلے اور ایسوں کے تابع ہوئے جن کو ان کے مال اور اولاد نے نقصان کے سوا کچھ فائدہ نہیں دیا ﴿٢١﴾ اور وہ بڑی بڑی چالیں چلے ﴿٢٢﴾ اور کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ود اور سواع اور یغوث اور یعقوب اور نسر کو کبھی ترک نہ کرنا ﴿٢٣﴾ (پروردگار) انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ تو تُو ان کو اور گمراہ کر دے ﴿٢٤﴾ (آخر) وہ اپنے گناہوں کے سبب پہلے غرقاب کر دیئے گئے پھر آگ میں ڈال دیئے گئے۔ تو انہوں نے خدا کے سوا کسی کو اپنا مددگار نہ پایا ﴿٢٥﴾ اور (پھر) نوحؑ نے (یہ) دعا کی کہ میرے پروردگار اگر کسی کافر کو روئے زمین پر بسا نہ رہنے دے ﴿٢٦﴾ اگر تم ان کو رہنے دے گا تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان سے جو اولاد ہو گی وہ بھی بدکار اور ناشکر گزار ہو گی ﴿٢٧﴾ سورۃ نوح

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دس میں ملاحظہ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر ابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally